السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مدرسہ دارلاسلام عمر آباد آمبور کے تعلیم یافتہ ایک مولوی صاحب مسجد گاہ وقصابان کے پش امام ہیں۔ پشتر آپ عقیدہ اہل حدیث پرتھے۔ اب مودودی مزہب رکھتے ہیں۔ مذہب اہل حدیث پر آج کل سخت لے دے کرتے ہیں۔ نوکر پشہ تاجر اور زراعت کرنے والے اور مسلمان نہیں ہوسکتےکہتے ہیں۔ کیا مذکورہ مودودی مولوی صاحب کا ایسا کرنا انصاف پر مبنی ہے۔ (محمد غیاث خان مدارس)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص کوئی مذہب اختیار کرتا ہے۔ اس کی اشاعت بھی کرتا ہے۔ آپ بھی ہمارا رسالہ ''خطاب مودودی (1)۔'سنا دیا کریں۔ باقی سارے سوالوں کا جواب قرآن نے یوں دیا ہے۔ وَقُل لِعِبادى يَقولُوا الَّتى هِىَ أَحسَنُ (بات عمدہ طریق سے کیا کرو) جس سے فتنہ فساد نہ ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا کافر بادشاہ کے ماتحت ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے جہاں فرمایا۔ لِيَأخُذَ أَخاهُ فى دينِ المَلِكِ اس آیت سے کافر بادشاہ کے قانون کی ماتحتی ثابت ہوتی ہے۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کی مرضی اس آیت شریفہ سے حرام کہنے کا جواب بھی آجاتا ہے۔ (اہل حدیث جلد 44 نمبر 23۔24۔25)

شرفیه

مولانا۔ السلام وعلیکم ورحمة اللہ وبرکاۃ! ہم سب الحمد للہ تمام مسلمان ہیں۔ خصوصا اہل حدیث مگر آج کل ایک جماعت نے اپنا نام جماعت اسلامی رکھ لیا ہے اور قبر پرستوں کی طرح اسلام پر قبضہ غاصبانہ کرکے ہم کو اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے امیر مولنا مودودی نے جو کام کیا ہے۔ وہ آج تک علماء اسلام سے نہ ہوسکا۔ آؤ ہمارا لٹریچر دیکھو جو ہمارے امیر نے لکھا ہے۔ آپ بتایئں کہ ان کا لٹریچر کیا ہے۔ اور ہم کیا کریں۔ بینوا توجروا۔ (عبد الخالق پاکستان)

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاۃ۔ اما بعد! مودودی صاحب کی داستان تو بہت طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان کا لٹریچر میں نے دیکھا ان کا پہلا

دور اور تھا۔ اب دوسرا دور ہے۔ پہلا پچھلا آپس میں متناقض بھی ہیں۔ جس کا خلاصہ میں نے اخبار اہل حدیث سوہدرہ 1951ء سمہ میں 9 قسطوں میں شائع کرایا تھا۔ وہاں ملاحظہ ہو۔ اب بھی ان کے چند نمونے بیان کرتا ہوں۔ پھر ان کی تردید اور تنقید پہلے دور میں لکھتے ہیں۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ مگر ان چیزوں کے حصول کا ذریعہ نہ قرآن ہے نہ تواتر۔ صرف اخبار احادی ہیں۔ تفہیمات ص 317 کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہ میں اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ کتابیں انہیں بزرگوں کی لکھی ہوئی ہیں نہ اس میں شبہ ہے۔ کہ ہر حدیث کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہے یا نہ لہذا ان کتابوں کے زریعے سے حدیث کا وہ علم قریب قریب یقینی طور پر ہم تک پہنچ گیا ہے۔ خلاصہ ص 283 و 284 تفہیمات صفر 1353 ہجری جون 1934ء)

دوسرے دور میں لکھتے ہیں۔ کیا ضرور کہ جس کو محدثین نے ثقہ کہا ہے۔ وہ ایسا ہی ہو اوہ جس کو غیر ثقہ کہا ہے وہ ایسا ہو۔ تفہیمات ص 322) محدثین کا زخیرہ قابل اعتماد نہیں تفہیمات 295 اور یہ بھی لکھتے ہیں۔ ممکن ہے جن کو انہوں نے متصل صحیح کیا ہے وہ ایسی نہ ہو اور جس کو منقطع متصل بتایا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہو تفہیمات ص 323 یہ بھی لکھتے ہیں (حدیث رسول ﷺ) سراسر زوقی ہے۔ اور کسی ضابطہ کے تحت نہیں۔ تفہیمات ص 297 وقتی یعنی وجدانی وخیالی باتیں تھیں۔ من جانب اللہ نہ تھیں۔ اسلیئے لکھتے ہیں۔

دجال کے آنے کی حدیثیں فسانے ہیں۔ ترجمان القرآن ستمبر اکتوبر 1945ء یہ بھی لکھتے ہیں کہ تاریخ سے ثابت ہوگیا کہ آپ کی حدیثیں آپ کے قیاسات تھے اور صحیح نہ تھے۔ ترجمان القرآن فروری 1946۔ یہ بھی لکھتے ہیں۔ حدیث متواتر کی بنا بھی قیاس پر مبنی ہے۔ تفہیمات ص 202

جواب۔ ان اقوال کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ ان کے یہ پچھلے اقوال پہلے کے مناقض ہیں۔ لہذا مناقضہ باطل۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ان کے پچھلے اقوال باوجود آپس میں متناقض ہونے کے قرآن مجید کے خلاف اور قرآن کی تکذیب کرتے ہیں۔ لہذا باطل ہیں۔ اور قران کی مخالفت وتکذیب کفر بھی ہے۔ اور بیان خلاف یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو اہل اسلام کے لئے معیار صداقت مقرر کیا ہے۔ اور اسی پر محدثین نے عمل کرکے اسلام کی حفاظت وتبلیغ میں قرآن مجید کی تفسیر جو صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ نے حاصل کرکے خواہ آپ کے اقوال سے ہو۔ خواہ افعال وتقریر سے اپنے شاگروں کو بتائی انھوں نے اپنے شاگردوں کو بتائی۔ علی ھذا القیاس سلسلہ بہ سلسلہ اسی طرح ہم تک پہنچی۔ اور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اس تفسیر یا رسول اللہ ﷺ کی سیرت وفیصل جات واحکامات شرعیہ مذکورہ فی القرآن کی تشریح کی۔ اس کی روایت میں رواۃ حدیث کی صداقت کو محدثین نے قرآن مجید کی آیت زیل سے بعد تجزیہ وتحقیق معلوم کرکے احادیث رسول ﷺ کو کتب حدیث وتفسیر میں قلمبند کیا۔ اور مودودی صاحب کے یہ اقوال ان کی تکذیب کرتے ہیں۔ آیت یہ ہے لَيسَ البِرَّ أَن تُوَلّوا وُجوهَكُم قِبَلَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ وَلـٰكِنَّ البِرَّ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ وَالمَلـٰئِكَةِ وَالكِتـٰبِ وَالنَّبِيّـۧنَ وَءاتَى المالَ عَلىٰ حُبِّهِ ذَوِى القُربىٰ وَاليَتـٰمىٰ وَالمَسـٰكينَ وَابنَ السَّبيلِ وَالسّائِلينَ وَفِى الرِّقابِ وَأَقامَ الصَّلوٰةَ وَءاتَى الزَّكوٰةَ وَالموفونَ بِعَهدِهِم إِذا عـٰهَدوا وَالصّـٰبِرينَ فِى البَأساءِ وَالضَّرّاءِ وَحينَ البَأسِ أُولـٰئِكَ الَّذينَ صَدَقوا وَأُولـٰئِكَ هُمُ المُتَّقونَ ١٧٧۔
(پ2ع6)

نیکی اس میں منحصر نہیں کہ تم نماز میں مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔ لیکن نیکی اس کی معتبر ہے۔ یا نیک وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن یعنی آخرت اور فرشتوں اور سب نبیوں پر ایمان لائے۔ اور سب کو سچ مانا۔ باوجود مال کی محبت کے اپنے قرابت والوں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں اور مسافر وں اور دیگر سائلوں کو دیں۔ اور گردن آذاد کرانے میں دیں۔ اور ہمیشہ نماز قائم رکھیں اور زکواۃ دیں۔ اور وہ لوگ نیک ہیں۔ جو جس کسی سے کسی قسم کا وعدہ کریں تو اس کو پورا کریں۔ خصوصاً تنگ دستی۔ اور ہر قسم کی سختی میں میں صبر کریں۔ (اور پھر جن میں یہ صفتیں ہوں) تو وہ لوگ صادق ہیں سچے مومن مسلم ہیں۔ پرہیز گار ہیں۔ اور سورہ حدید میں بھی ان لوگوں کی چند صفات بیان کر کے فرمایا ہے۔ (أُولٰئِکَ ہُمُ الصِّدّیقُونَ وَالشُّہَداءُ عِندَ رَبِّہِم لَہُم أَجرُہُم وَنورُہُم (الایۃ پ27ع18)

ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ ان صفات والے لوگ جب قرآن وحدیث رسول ﷺ کی سیرت واحکام وعقائد شرعیہ بیان کریں۔ تو ان کی خبر ان کی روایت کو تسلیم کرنا واجب ہے فرض ہے۔ ورنہ باوجود معیار شرعی کے ثبوت کے صادق متقی کی شرعی خبر وروایت میں حیل ومحبت چون وچرا وشکوک پیدا کرنا قرآن مجید کے مقرر کردہ معیار سے انحراف ہے۔ جو قطعاً قرآن مجید کی تکذیب ہے۔ ورنہ ایمان والوں کی صفت تو اللہ نے بیان کی ہے۔ کہ جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی طرف بلایا جائے۔ تو وہ یہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا۔ ان پ عمل کریں گے ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ (إِنَّما كانَ قَولَ المُؤمِنينَ إِذا دُعوا إِلَى اللَّهِ وَرَسولِهِ لِيَحكُمَ بَينَهُم أَن يَقولوا سَمِعنا وَأَطَعنا وَأُولٰئِكَ هُمُ المُفلِحونَ ٥١ (پ18ع13)

پھر اس میں چون وچرا شکوک ایمان کے خلاف ہے۔ اور بحکم إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَإِنّا لَهُ لَحافِظونَ ٩ (پ14ع1) مقرر ہمیں نے اس قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ تو حفاظت قرآن کی دونوں قسم سے ہے۔ الفاظ وعبارات کی بھی اع معانی کی بی وہ معانی جو بحکم آیت۔ بِالبَيِّناتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلنا إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيهِم وَلَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ ٤٤ ۔ (پ14ع18) ہم نے قرآن آپ پر نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ اس نازل شدہ کو جوان کے لے نازل کیا ہے۔ اس کے معنی ان کو سمجھا دیں۔ بتا دیں۔ اور تاکہ پھر وہ اس میں غور فکر کریں۔ تدبر کریں۔ (كَما أَرسَلنا فيكُم رَسولًا مِنكُم يَتلو عَلَيكُم آياتِنا وَيُزَكّيكُم وَيُعَلِّمُكُمُ الكِتابَ وَالحِكمَةَ وَيُعَلِّمُكُم ما لَم تَكونوا تَعلَمونَ ١٥١ (پ2ع2)

ہم نے تم کو تولی کعبہ کا حم دے کہ تم پر اپنی نعمت پوری کی۔ جیسے تمھیں میں سے اپنا رسول بھیج کر اپنی نعمت پوری کی۔ کہ وہ تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تم کو قرآن کے الفاظ وعبارات پڑھاتا ہے۔ اور اس کے معنی بتاتا ہے۔ اور تم کو وہ باتیں بتاتا ہو۔ جو تم نہ جانتے تھے۔ ثابت ہوا کہ قرآن کی حفاظت کو یہ بھی لازم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے قرآن کے الفاظ وعبارات کی حفاظت حفاظ قرآن کے زریعہ کرائی ہے۔ اسی طرح اس کے معنی شرعیہ بیان کردیں۔ رسول ﷺ کی بھی رواۃ حدیث سے محدثین کے ذریعہ کرئی ہے۔ ورنہ کتب سابقہ کی طرح قرآن کی تحریف ہوجاتی اور یہ حجت بازیہی چاہتے ہیں کہ قرآن کو اپنی عقل سے تحریف کر کے اپنا الوسید ھا کریں۔ (مگر یاد رکھیں يُريدونَ لِيُطفِئوا نورَ اللَّهِ بِأَفواهِهِم وَاللَّهُ مُتِمُّ نورِهِ وَلَو كَرِهَ الكافِرونَ ٨ ۔ (پ10ع11)

(اور بحکم قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعوني۔ (پ3ع11)۔ وَأَطيعُوا اللَّهَ وَالرَّسولَ لَعَلَّكُم تُرحَمونَ ١٣٢ (پ4ع5)

اور۔ فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤمِنونَ حَتّىٰ يُحَكِّموكَ فيما شَجَرَ بَينَهُم ثُمَّ لا يَجِدوا في أَنفُسِهِم حَرَجًا مِمّا قَضَيتَ وَيُسَلِّموا تَسليمًا ٦٥ (پ5ع6) رسول اللہ ﷺ کے حکم آپ کے فیصلہ جات آپ کی بیان کرو قرآن کی تفسیر آپ کی اطاعت آپ کا اتباع ہر مسلم کے لئے بلا چون چرا واجب ہے۔ اس میں شک وتردد یا نکار کفر ہے۔ اور بحکم وَما أَرسَلناكَ إِلّا رَحمَةً لِلعالَمينَ ١٠٧ ۔ (پ17ع7)۔۔ وَأَرسَلناكَ لِلنّاسِ رَسولًا وَكَفىٰ بِاللَّهِ شَهيدًا ٧٩ مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ) (پ5ع8)

آپ کی بعثت بھی عامۃ تاقیام قیامت ہے۔ اور بلا وساطت آپ کی کردہ بیان تفسیر قرآن بحکم آیۃ مذکور لتبتین للناسائخ بطریق مذکور ماقبل قطعاً باطل ہے۔ مدعی کاذب ہے۔ ورنہ رسول کو معلم و مبلغ ومبین قرآن کر کے بھیجنا۔ معاذاللہ فضول ہوگا۔ اور یہ امر قطعاً بطل پس ثابت ہوا کہ قرآن کی تفسیر بلا بیان رسول ﷺ بطریق مذکور۔۔۔ باطل ہے۔ اور تفسیر بیان رسول ہی صحیح ہے۔ وہی اسوہ حسنہ ہے۔ لَقَد كانَ لَكُم في رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كانَ يَرجُو اللَّهَ وَاليَومَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثيرًا) ٢١ (پ21ع19)

مقررہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہت اچھی ہے۔ اس لئے جو یوم آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہے۔ اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ منکر حدیث رسول اسوہ حسنہ کے قائل بنتے ہیں۔ مگر یہ تو بتایئں کہ وہ اسوہ حسنہ کتب تفسیر وحدیث کے سوا کہاں ہے۔ بعد بعثت 23 سالہ آپ کی زندگی کے حالات۔ سیرت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ جہاد۔ نشست برخاست اہل وعیال سے آپ کا برتاو۔ تبلیغ شریعت

وَأَنزَلنا إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيهِم وَلَعَلَّهُم اور آیت۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتابَ وَالحِكمَةَ وغیرہ کا بیان کہاں ہے۔ پھر اگر کتب تفسیر اور حدیث نہین مانتے۔ تو آپ کا دعویٰ اسلام قرآن کا مطلب جو آپ بتاتے ہیں۔ کیسے معلوم ہو کہ صحیح ہے۔ اور اوروں کا غلط معیار صحت کیا ہے۔ قرآن کا مطلب آپ بھی سمجھتے ہیں۔ او مسلم بھی اور شعیہ بھی۔ اور خارجی بھی۔ آریہ۔ مرزائی۔ بہائی۔ یہود ونصاریٰ وغیرہ بھی۔ لغت عرب قواعد آپ کی طرح اور بھی جانتے ہیں۔ میعار صحت بتا کر اپنے معنی کو دلیل سے ثابت کریں۔ وازلیس فلیس۔

سچ کہتا ہوں۔ بیان رسول اللہ ﷺ ہی معیار صحت ہے۔ اور ہو ہی نہیں سکتا۔ اولہ مذکورہ بالا ملاحظہ ہوں۔ اس کے سوا آپ کچھ نہیں بتا سکتے۔ فَإِن لَم تَفعَلوا وَلَن تَفعَلوا فَاتَّقُوا النّارَ الَّتي وَقودُهَا النّاسُ وَالحِجارَةُ أُعِدَّت لِلكافِرينَ) ٢٤ (پ1۔ع3)

اور تو بڑی بات ہے۔ یہ منکر نماز اور حج کی ہی ہیت کزائیہ اور ذکواۃ ہی کی تفصیل کہ کس کس مال کی ذکواۃ ہے۔ کیا کیا نصاب ہے کتنی کتنی ہے بتایئں۔ مودودی صاحب کا حدیث رسول اللہ ﷺ کو سراسر زوقی بتانا کہ یہ کسی ضابطہ کے تحت نہیں زوقی کے کئی ایک معنی ہیں۔ جو صوفیہ نے کیے ہیں۔ کہ نور عرفانی۔ جو حق وباطل میں فارق ہو۔ وہ تو یہاں ہو ہی نہیں سکتے۔ کہ وہ قطعاً تحت ضابطہ اور حق پر ہوتے ہیں۔ او مودودی صاحب نے آگے چل کر ان کو غلط بتایا ہے۔ لہذا دوسرے معنی یہاں مراد ہوں گے۔ جو آگے آرہے ہیں۔ طبعیت کمافی المنجد وغیرہ۔ اور یہ کتنی بڑی جرائٹ ہے یہ آیات مذکورہ بالا کے خلاف ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کا معلم و مبین مقرر کیا۔ اور وہی ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا۔ اور اس بیان کو اللہ تعالیٰ نے حکمت بتایا۔ اور مودودی صاحب نے اس کو ایک امر وجدائی۔ طبعی۔ خیالی۔ بتایا کہ جس وقت جی میں آیا۔ کہ دیا۔ غلط ہوا اس سے بحث نہیں اسکا ثبوت ان کے دوسرے قول سے ثابت ہے۔ جو کہا ہے کہ دجال کے آنے کی حدیثیں فسانے ہیں۔ رتاریخ سے ثابت ہوگیا۔ کہ آپ کے قیاسات تھے جو کہ صحیح نہ تھے۔ دونوں کے حوالے گزرچکے ہیں۔ ان کے فاس قول سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک معاذاللہ۔ رسول اللہ ﷺ اپنی عقل سے گھڑ گھڑ کر لوگوں کو بہلایا کرتے تھے۔ یہ تھی رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی فسانہ کے معنی داستان ڈھکوسلہ کے بھی ہیں۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ یہ ہے ان کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اللہ تعالیٰ تو فرمائے۔

(وَالنَّجمِ إِذا هَوىٰ ١ ما ضَلَّ صاحِبُكُم وَما غَوىٰ ٢ وَما يَنطِقُ عَنِ الهَوىٰ ٣ إِن هُوَ إِلّا وَحيٌ يوحىٰ ٤ (پ27ع5)

کہ تمہارا رسول تبلیغ شریعت وحی جلی وخفی میں اپنی نفسانی خواہش سے نہیں بولتا جوکچھ کہتا ہے ۔ وہ من جانب اللہ ہوتا ہے ۔ اور وہ حکمت ہے اور مودودی صاحب کو اس قیاسات اور فسانے اور من گھڑت بتائیں ۔ پھر یہ کیا رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں ۔ کیا یہ قرآن کی تکذیب نہیں ۔ کیا یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے ۔ دجال کے آنے کی حدیثیں صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم ۔ وغیرہ صحاح ستہ میں ہیں ۔ جن کو تمام اہل اسلام محدثین ومجتہدین وآئمہ اسلام نے صحیح تسلیم کیا ہے ۔ ان حدیثوں میں زمانہ ماضی کے انبیاء علیھیم کا بھی زکر ہے ۔ اور آیندہ زمانے میں دجال کے آنے کا بھی ہے ۔ اور فسانہ کے کئی معنی ہیں ۔ پچھلی داستان کو بھی کہتے ہیں ۔ خصوصا بے اصل جھوٹی داستان کو آیندہ کی خبر قیاس سے حساب سے نجوم سے کہانت سے جیسے ۔ نجومی ۔ رتال ۔ جوگی ۔ پنڈت ۔ کاہن ۔ ٹھگ وغیرہ بتایا کرتے ہیں ۔ گاہے صحیح گاہے غلط ۔ حدیث میں ہے ایک سچ میں سو جھوٹ ملادیتے ہیں ۔ بلکہ زائد

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیختلطون فیھا اکثر من مائۃ کذبۃ (متفق علیہ ۔ مشکواۃ ۔ ص 393 ج 2) معاذاللہ ۔ مودودی صاحب کے نزدیک یہ صحیحین کی حدیثیں مسلمہ اہل اسلام سہی قسم کی تھیں ۔ کہ ایک میں سو سے زائد جھوٹ پھر دعویٰ یہ کہ میں تو سنت کو مانتا ہوں ۔ سر سید احمد کو ایک سرحدی نے لکھا تھا ۔

ترک احکام رسل حکم خدا رد کردی ۔ آنچہ کافر نکند تو سید کردی

یہی موصوف پر صادق آتا ہے ۔

یاد آیا مودودی صاحب نے نئی بات نہیں کہی ۔ ایسا پہلے بھی ہوچکا ہے ۔ جب رسول اللہ نے قرآن مجید کی تبلیغ شروع کی جس میں الفاظ ومعانی دونوں ہی تھے تو لوگوں نے کہا تھا ۔

(اِن ہٰذا اِلَّا أَساطِیرُ الأَوَّلِین ٣١ (پ7ع9

غیاث للغات عین فسانہ کے معنی سر گزشت وماجرا وبمعنی حکایت بے اصل مجازاست لکھا ہے ۔ اور اساطیر کا معنی بھی المنجد میں اباطیل لکھا ہے ۔ الاسطورۃ والاسیطرۃ الحدیث الذي لا اصل لہ انتھی لوگوں نے کہا آپ جو کچھ کہتے ہیں ۔ یہ سب پہلوں کے جھوٹے قصے ہیں ۔ اور کچھ بھی نہیں ۔ اس کی تشریح دوسری آیت میں سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے ۔ اِن ہٰذا اِلَّا اختِلاقٌ ٧ (پ23ع1) یہ کچھ نہیں مگر اپنے جی سے بنا لیتا ہے ۔ یہ ہے مودودی صاحب اور ان کے حواریوں پیروں کا اسلام ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ مودودی صاحب نے جو روۃ حدیث میں کام کیا ہے ۔ خبر واحد پر تو بتائیں کہ قرآن مجید بھی تو رسول اللہ ﷺ نے امت کو پڑھایا ہے ۔ کیا اس میں بھی آپ کو کچھ کلام ہے ۔ آپ بھی تو واحد ہی تھے اور آپ خود بدولت اور ہر شخص کو اپنی نسل اور اپنے باپ کا کیا علم ہے ۔ کہ میرا باپ فلا شخص ہے ۔ کتنے آدمیوں کی شہادت سے ولدیت ثابت ہوگی ۔ نکاح کے گواہ تو دو چار سینکڑوں ہوسکتے ہیں ۔ مگر اس کا کیا گواہ کہ یہ شخص اسی کے نطفے سے پیدا ہوا ۔ ما باپ کے سوا کون جانے بلکہ باپ کا علم بھی قطعی نہیں ہاں ما کو ہوسکتا ہے ۔ آپ نے لکھا ہے کہ ہم ہر راوی پر اعتماد نہ کریں گے ۔ جس طرح شاہدوں میں ہر شاہد کا اعتبار نہیں کرتے ۔ ہم قرآن کے بموجب زواعدل کی شرط لگاتے ہیں ۔ تفہمیات ۔ ص 276 ۔ یعنی کم سے کم دو راوی کی بات قبول ہے ۔ نہ ایک کی ۔ مودودی صاحب آپ کو خبر نہیں یہ تعداد کی شرط معاملات حقوق العباد جرائم وجنایات وحدود شرعیہ میں ہے ۔ بلکہ زنا میں چار کی شرط ہے ۔ نہ کہ رواۃ حدیث وقرآن وتبلیغ وشرح میں آپ نے خود ہی لکھا ہے ہ مکہ قرآن مجید کا کلام الہی ہونا صرف ذات پاک رسالت پناہی کی خبر پر ہے ۔ (تفہمیات از 277 تا 280) پھر آپ کی کونسی بات کا اعتبار کیا جائے ۔ وَلا تَکونوا کالَّتی نَقَضَت غَزلَہا مِن بَعدِ قُوَّۃٍ أَنکٰثًا (پ14ع19) آپ کی یہی مثال ہے کہ جس امر کو بناتے ہیں پھر اسی کو بگاڑ دیتے ہیں ۔ اگر آپ کی بات کو صحیح تسلیم کیا جائے ۔ تو ایک استاذ ایک عالم کی تبلیغ کا اعتبار نہ کیا جائے تاوقت یہ کہ کم سے کم دو مبلغ واستاذ نہ ہوں ۔ اور آیت ۔ یٰأَیُّہَا الَّذینَ ءامَنوا قوا أَنفُسَکُم وَأَہلیکُم نارًا ۔ (پ28ع19) ''ترجمہ ۔ اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ ۔'' اس میں تبلیغ شرح اول درجہ پر ہے ۔ اور آپ کے قول پر لازم ہے اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو وعظ ونصیحت تبلیغ شروع کرے ۔ تو وہ جب تک اپنی زوجہ کو مسجد یا مدرسہ میں لے جا کر اپنے وعظ کی تصدیق نہ کرائے ۔ یا کسی مولوی صاحب کو گھر میں لا کر ان سے اپنے وعظ کی لفظبہ لفظ تصدیق نہ کرائے ۔ اس کے وعظ ونصیحت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا ۔ اور اگر مسجد سے زوجہ مذکورہ وعظ سن کر آئے ۔ تو تاوقت یہ کہ دوسرا عالم اس کے وعظ کی لفظ بہ لفظ تصدیق نہ کرے اس کے لے وہ وعظ وخطبہ بیکار ہوگا ۔ اور ایسے ہی تمام مقتدیوں کے لئے وہ خطبہ وعظ قابل عمل وحجت شرعی نہ ہوگا ۔ اس لئے کہ موصوف کے اصل پر دو راوی کی شرط ہے ۔ واذا فات الشرط فات امشروط

توان کے ہاں امیر جماعت اسلامی کے نزدیک علاوہ اولہ مذکورہ کے ۔ کُنتُم خَیرَ أُمَّۃٍ أُخرِجَت لِلنّاسِ تَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنونَ بِاللَّہِ وَلَو ءامَنَ أَہلُ الکِتٰبِ لَکانَ خَیرًا لَہُم مِنہُمُ المُؤمِنونَ وَأَکثَرُہُمُ الفٰسِقونَ ١١٠ سورۃ آل عمران اور

وَالعَصرِ ١ اِنَّ الاِنسانَ لَفی خُسرٍ ٢ اِلَّا الَّذینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ وَتَواصَوا بِالحَقِّ وَتَواصَوا بِالصَّبرِ ٣ سورۃ العصر

ہر شخص کو حسب حیثیتا مر بالمعروف نہی عن المنکر دین حق کی ایک دوسرے کو وصیت وحکم لازم ہے ۔ اور ان کے اصول پر اکثر حصہ تبلیغ کا بلکہ قریبا سارے ہی کا خلاف ہوگا اس لئے کہ ان کی شرط کا وجود النار کالمعدوم ہے ۔ اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب ان کا اصل اصول یہ ہے کہ روایت وتبلیغ شریعت قرآن اور اس کا مطلب ومعنی وتفسیر بلا دو عادلوں کے معتبر نہیں ۔ تو پھر مودودی صاحب کی تبلیغ آپ کی روایت آپ کی تفسیر اس کا کیا اعتبار جب تک کہ دو عالم ماہر قرآن وتفسیر قرآن ان کے مصدق نہ ہوں اور وہ مصدق بھی ان کا مرید ۔ ان کا ہم خیال نہ ہو ۔ اس لئے کہ وہ تو ان کا شاگرد ان کی بات کہے گا ۔ وہ سو ہو تو بھی ان کا اعتبار نہیں ۔ وہ ایک ہی حکم میں ہیں ۔ ایسے ہی ان کی عدالت میں بھی ان کے مریدوں کا اعتبار نہ ہوگا ۔ آپ بتائیں کہ آپ نے قرآن مجید اس کا مطلب کس استاذ سے پڑھا ہے یا از خود ہی معلوم کرلیا ہے ۔ اگر صورت ثابیہ ہے ۔ تو کیا وحی سے ہے یا کسی اور وجہ سے وہ بتائیں ۔ اگر صورت اولیٰ ہے تو کیا پ کی شرط کے مطابق یا بلا شرط مگر شرط لفظ بہ لفظ ثابت کرنی ہوگی جو ؓحال ہے بات وہ منہ سے کہی ہے کہ بنائے نہ بنے ۔ وہ بوجھ سر پر لیا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھائے ۔ اور ہاں مودودی صاحب آپ نے یہ (کیسے لکھدیا کہ تاریخ سے ثابت ہوگیا کہ آپ کی یہ حدیثیں آپ کے قیاسات تھے صحیح نہ تھے ۔ انتہیٰ (ترجمانالقرآن فروری 1946ء

کیا حدیثوں میں دجال کے آنے کی تاریخ سن ۔ سال ۔ مہینہ ۔ دن معین ہے ۔ جو آنے باوجود تاریخ مذکور کے گزرنے کے اور عدم آمد دجال کے غلطی کا حکم لگایا ۔ یا قیامت قریب آگئی ۔ اور دجال نہ آیا ۔ پھر جب یہ دونوں باتیں نہیں تو آپ نے غلط کیسے کہا کیا یہ آپ کا افترایٰ نہیں کرزب نہیں تو اور کیا ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ فسانے نہیں ہیں ۔ ہاں آپ کا یہ قول خصوصا اور مودودی صاحب نے لکھا ہے ۔ علم کا معتبر زریعہ قرآن ہے حدیث نہیں الخ اس لئے صحت کا اصلی معیار یہی ہونا چاہیے ۔ تفہمیات ص 331) میں کہتا ہوں کہ آپ نے پشتر لکھا ہے ۔ تواتر کی بنا پر بھی قیاس پر ہے ۔ الخ اور قیاس قطعی نہیں ہوتا ۔ پھر جو ظن پر مبنی ہو وہ بھی ظنی ۔ پس آپ کے اصل پر قرآن بھی قطعی نہ رہا ۔ پس قرآن وحدیث دونوں کا اعتبار برابر ہوگیا ۔ اور بالفرض اگر الفاظ کو قطعی کو تسلیم کیا جائے ۔ تو معنی پھر بھی قطعاً ظنی ہیں ۔ ان کا اعتبار نہ رہا ۔ اور بلا معنی مہمل سے ہدایت صراط مستقیم کیسے ہوسکتی ہے ۔ اس سے بھی قطع نظر آپ جو معنی قرآن بیان کرتے ہیں ۔ ان کا کیا ثبوت کے صحیح ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی یہی مراد ہے ۔ گر بالفرض اس کو بھی مان لیں تو پھر آیۃ مذکور ۔ وَأَنزَلنا اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ اِلَیہِم وَلَعَلَّہُم یَتَفَکَّرونَ ٤٤ اور آیت ۔ وَیُعَلِّمُہُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ اس کا مطلب اور آپ کا ایک ہی ہے ۔ یا دو ۔ اگر ایک ہے تو کیا ثبوت دو ہیں تو صحیح کونسا اگر امت کی عقل فہم قرآن کے لئے کافی تھی ۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو معلم اور مبین کیوں بنایا کیا ضرورت تھی ۔ آپ کی تحریریں ۔ أَم لَہُم شُرَکٰؤُا شَرَعوا لَہُم مِنَ الدّینِ ما لَم یَأذَن بِہِ اللَّہُ ٢١ سورۃ الشوری

کا مصداق ہیں۔ ترک احکام رسل حکم خدا رد کردی۔ آپ نے لکھا ہے کہ قرآن کے لئے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں۔ ایک اعلیٰ درجے کا پروفیسر کافی ہے۔ جس نے قرآن کا غائر مطالعہ کیا ہو۔ تنقیحات ص 217) سچ ہے۔ الجنس الی الجنس یمیل آپ پروفیسر تھے۔ لہذا دنیا اسلام کے علماء ربانی اساتذہ اہل کمال پابند صوم وصلواۃ وغیرہ سے چشم پوشی کر کے آپ کی نظر پڑی تو پروفیسروں پر پڑی۔ جنھوں نے برطانیہ کے سکولوں میں عموماً غیر مسلم اساتذہ عیسائی سکھ سناتن دھرمی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔ جن کی صحبت میں رام پچھمن دیوی داس نپولین وغیرہ کے قصے ان کی سیرت تھے۔ برائے نام بعض مسلم اساتذہ جو عموماً نہ صوم و صلواۃ کے پابند تھے نہ اخلاق حمیدہ نہ کتاب وسنت سے واقف صرف عربی کتب ادب یا قصص وغیرہ کے معلم کیا یہ پروفیسر قرآن کی تفسیر بیان کریں گے۔ یا رہا سہا اسلام بھی لڑکو ںکا کھودیں گے۔ یہ تمام اولہ مذکورہ بالا۔ وَأَنزَلنا إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيهِم وَلَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ ٤٤ اور آیت۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ وَالحِكمَةَ وغیرہ کی تکذیب ہے۔ اور أَم لَهُم شُرَكٰؤُا شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ

کا مصداق ہے۔ امیر صاحب یاد رکھیے۔ بروز قیامت یہ لڑکے کہیں گے رَبَّنا إِنّا أَطَعنا سادَتَنا وَكُبَراءَنا فَأَضَلّونَا السَّبيلا ٦٧ ۔ سورة الأحزاب

گر ہمیں مکتب است وایں ملا کار طفلاں تمام خواہد شد

(مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ اسلامی معاشیات۔ اسلام کے اصول عمران اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا ضروری ہیں۔ اس لئے قدیم کتابیں اب درس تدریس کے لئے کار آمد نہیں۔ تنقحات 217

میں کہتا ہوں اس تحریر سے پہلی بات یہ ثابت ہوئی کہ اسلامی معاشیات اسلام کے اصول عمران قرآن میں نہیں لہذا اس پر جدید کتابیں لکھنا ضروری ہیں۔ دوسری بات یہ قرءت کی حکمت خود قرآن نے یا رسول اللہ ﷺ نے بیان کی۔ اور بالغرض کی ہو بھی ہو تو اب موجود نہیں قدیم کتب سب غلط ہیں۔ اس پر یہ نقض ہے کہ ان کے پہلے قول میں ہے کہ قرآن کے لئے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں اور اب لکھ رہے ہیں کہ اسلامی معاشیات واصول عمران اور حکمت قرآنیہ پر کتابیں لکھنا ضروری ہیں۔ کہ یہ امور قرآن میں ہیں نہیں ت قرآن کی تعلیم ناقص ہوئی اور آیت ذیل جو آپ کے انتقال سے دو ماہ اکیس روز پیشتر حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کو نازل ہوئی....

.. اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتي وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلامَ دينًا فَمَنِ اضطُرَّ في مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٣ سورة المائدة

ترجمہ۔ کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا (اب اس میں کسی قسم کی کمی نہیں رہی۔ اور نہ اہی اس میں زیادتی کی گنجائش ہے۔) ''اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کردیا۔ اس لئے کہ دین اسلام بہت بڑی نعمت ہے۔ اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا (کہ سب سے افضل ہے۔)'' اور وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيكَ الكِتٰبَ وَالحِكمَةَ وَعَلَّمَكَ ما لَم تَكُن تَعلَمُ (پ5ع14) ''ترجمہ۔ اے نبی اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن اور اس کی حکمت نازل کئے۔ اور آپ کو وہ باتیں بتائیں جو آپ نہ جانتے تھے۔'' لَقَد مَنَّ اللَّهُ عَلَى المُؤمِنينَ إِذ بَعَثَ فيهِم رَسولًا مِن أَنفُسِهِم يَتلو عَلَيهِم ءايٰتِهِ وَيُزَكّيهِم وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ وَالحِكمَةَ پ4ع8) ''ترجمہ۔ البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب ایمان والوں میں سے رسول بھیجا تو ان پر بڑا احسان کیا۔ جو وہ اس کی نازل کی ہوئی آیتیں ان کو پڑھ کر سناتا ہے۔ اور انکو وعظ و نصیحت و اثر صحبت و عمل سے کفر و شرک ورذائل) سے پاک کرتا ہے۔ اور انکو قرآن پڑھاتا ہے۔ اور اس کی حکمت اس کے معنی بتاتا ہے۔ تفسیر کرتا ہے۔'' (قولو فعل وتقریر سے) مگر قرآن میں ان کا بیان نہیں تو بھی پہلے قول کے مناقض ہے۔ کے قرآن کے لئے تفسیر کی ضرورت ہے۔ پہلے انکار تھا نیز یہ کہ بحکم۔ وَأَنزَلنا إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيهِم مذکورہ بالا کے مخالف اور اس کی تکذیب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی تفسیر نہیں کی۔ لوگوں کو اس کے معنی ومطلب سے شناسا نہیں کیا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ پر اعتراض ہے۔ کہا نھوں نے قرآن پر عمل نہیں کیا۔ اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بے عمل اور نا فرمان ہونے کے ان کی اتباع فرض کی تو یہ اللہ تعالیٰ پر بھی اعتراض ہے۔ اور یہ کفر صریح ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی تفسیر تو بیان کی مگر وہ کافی نہ تھی۔ یہ مراد بھی قرآن کی تکذیب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ جس کو مبین بنایا وہ قابل بیان نہ تھا۔ یہ بھی قرآن کی تکذیب وکفر ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان تو کیا مگر وہ بیان اب دنیا میں کسی کتاب میں ثابت نہیں تو یہ بھی آیت مذکورہ بالا۔ إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَإِنّا لَهُ لَحٰفِظونَ ٩ جس کی تفصیل پیشتر ہو چکی ہے۔ کے مخالف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ اور بیان کردہ معنی رسول اللہ ﷺ کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ لہذا کلام الہی کی تکذیب ہے۔ اور واقع کی بھی خلاف ہے۔ کہ اہل اسلام آئمہ اسلام تمام مذاہب متبعہ اثبات حدیث اور آپ کی تفسیر جو کتب تفسیر وحدیث میں مذکور ہے۔ قائل وعامل ہیں۔ اور یہ قول تمام امت محمدیہ اور سبیل المومنین کے خلاف ہے۔ وَمَن يُشاقِقِ الرَّسولَ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُ الهُدىٰ وَيَتَّبِع غَيرَ سَبيلِ المُؤمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلّىٰ وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَساءَت مَصيرًا ١١٥ (پ5ع14) خلاصہ یہ کہ بحکم اولہ مذکورہ جب قرآن میں دین اسلام کو کامل بنادیا گیا۔ اور حکمت بھی بیان کی گئی کمی بیشی کی جگہ نہیں رہی۔ تو اب جدید کتب لکھنا اول تو فضول ہے۔ دوم اس کے خلاف تشریح جدید ہے۔ جو کفر ہے۔ أَم لَهُم شُرَكٰؤُا شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ (پ25 ع4)

کا مصداق ہے۔ پھر ان پر عمل کرنا سراسر گمراہی ہے۔ بے دینی ہے لادینی ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ قرآن وسنت سب پر مقدم ہے۔ مگر تفسیر اور حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ تنقیحات ص 133

ہم بھی قائل ہیں تیری نیرنگی کے یاد رہے اوزمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اسی لئے کہ کبھی آپ اخبار آحاد پر نظام حیات کا مدار مان کر ان کو صحیح ملنتے ہیں۔ تفہیمات ص 317 کبھی کتب حدیث صحاح ستہ وغیرہ کو قریب قریب یقینی بتاتے ہیں۔ خلاصہ تفہیمات از ص 283 تا 284 صفر 1353ھ سمہ) کبھی ان میں شکوک پیدا کرتے ہیں۔ کہ کما تقدام فیصلہ اور کبھی خبر متواتر کو کہتے ہیں۔ کہ تمام امت کا اتفاق ہے۔ کہ وہ یقینی ہے۔ تفہیمات ص 314 اور طبع سابع میں ہے۔ کہ عقل بھی یہی فیصلہ کرتی ہے۔ کہ وہ یقینی ہے۔ تفہمات ص 286 کبھی کہتے ہیں کہ مشاہدہ عینی اور تجربہ حس کے سوا دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مفید یقین ہو سکتی ہو۔ تواتر کو بھی محض اس قیاس پر یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت سے آدمیوں کا جھوٹ پر متفق ہونا مستبعد ہے لیکن خبر متعاتر کے لئے جو شرائط ہیں وہ بہت کم ایسی چیزوں میں پائی جاتی ہیں جن پر تواتر کا گمان ہوتا ہے۔ تفہیمات 302 کبھی تمام کتبمتداولہ مسلمہامت محمدیہ کا انکار جو ابھی اوپر مذکور ہے۔ کبھی سنت کو سب پر مقدم بتا کر صحت کا اقرار بھی ہے۔ بتلایئے آپ کی کونسی بات کا اعتبا کیا جائے۔

درمیان قعر دریا تختہ بند مکردہ باز میگوہی کے دامن ترمکن ہشیار باش

بتلایئے یہ آپ کا تقیہ ہے یا بدا آپ تو تواتر خبری کو بھی کہہ چکے ہیں۔ کہ اس قسم کی متواتر سنتیں تو ہندوؤں بدھوں اور دوسری قوموں میں بھی ہیں۔ تفہمیات 296۔ 297 پھر اب آپ سنت کا ثبوت کہاں سے لائیں گے۔ جس کو آپ سب پر مقدم کریں گے۔ سنت رسول اللہ ﷺ کا ثبوت تو انہیں مذکور طریق سے تھا۔ ان سب کا تو آپ انکار کر چکے کیا وحی سے لائیں گے یا کسی اور طریق سے ہاں یاد آیا غالباً اس سنت سے مراد آپ کی بات ہے جو آپ اپنے قیاس وخیال سے لائیں گے۔ خواہ وہ کسی روایت ہی سے اپنے مطلب کے موافق پا کر کہہ دیں کہ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ اسکا معنی میرے نزدیک صحیح ہے۔ اور اسی طرح آپ جو قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ آپ کا بیان (آیت ذیل کا مصداق نہیں۔ فَوَيلٌ لِلَّذينَ يَكتُبونَ الكِتٰبَ بِأَيديهِم ثُمَّ يَقولونَ هٰذا مِن عِندِ اللَّهِ (پ1ع9

اس لئے کہ تحریف لفظی و معنوی دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ جب آپ بیان قرآن بیان کردہ رسول ﷺ کو ترک کر کے از خود تراشیں گے۔ تو لا محالہ وہ تحریف ہی ہوگی۔ اور آپ اپنے بیان وتفسیر کو رسول اللہ ﷺ سے تو ثابت

نہیں کرسکتے۔ کہ ترک مشتبہ کو آپ رد کرچکے۔ یا مشکوک بتا چکے۔ اور معیار صحت آپ ثابت نہیں کرسکتے۔ سچ ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

آپ کا یہ بیان آیت ذیل کے مصداق ہوگا۔ وَلیحکُم اَہلُ الاِنجیلِ بِما اَنزَلَ اللّٰہُ فیہِ وَمَن لَم یَحکُم بِما اَنزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الفٰسِقون ٤٧ (پ6ع11) کمودودی صاحب لکھتے ہیں۔ اسلامی نظام کا درہم برہم ہوجانا ایک عام مصیبت ہے۔ اور ہمارے علماء مشائخ بھی اس میں اتنے حصہ دار ہیں جتنے مدرسوں اور کالجوں کے نکلے ہوئے لوگ تنصیحات ص 234

یہ تحریر آیات ذیل کی تکذیب ہے۔

(اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ مِن عِبادِہِ العُلَمٰؤُا (پ22ع16

س کے سوا کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ '' اِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنّا لَہٗ لَحٰفِظون ٩ ۔ (پ14ع1) ''ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' پیشتر بیان ہوچکا ہے کہ '' اس کی حفاظت لفظی معنوی دونوں کی یکساں ہے۔ اور وَاُوحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا القُرءانُ لِاُنذِرَکُم بِہٖ وَمَن بَلَغَ (پ7ع8) ''ترجمہ۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ میری طرف سے اس قرآن کی وحی کی گئی اس لئے مجھ پر قرآن نازل کیا گیا ہے۔ کہ میں (اس کے ساتھ تم موجودین کو اور تمام ان لوگوں کو تا قیام قیامت یہ قرآن پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور دوزخ سے ڈراؤں۔ اس لئے کہ بحکم ۔ ماکانَ مُحَمَّدٌ اَبا اَحَدٍ مِن رِجالِکُم وَلٰکِن رَسولَ اللّٰہِ وَخاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ22ع2

(آپ تمام انبیاءؑ کے بعد تشریف لائے۔ اب جدید نہ آئے گا۔ اور بحکم ۔ وَاَرسَلنٰکَ لِلنّاسِ رَسولًا (پ5ع8

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لوگوں کے لئے رسول مقرر کرکے بھیجا ہے۔ '' وَما اَرسَلنٰکَ اِلّا رَحمَۃً لِلعٰلَمین ١٠٧ ۔ (پ17ع7) ''ہم نے آپ کو اور کسی وجہ سے رسول مقرر کرکے نہیں بھیجا۔ مگر تا قیام قیامت تمام دنیا کے لوگوں پر مہربانی کرکے بھیجا ہے '' وَما اَرسَلنٰکَ اِلّا کافَّۃً لِلنّاسِ بَشیرًا وَنَذیرًا وَلٰکِنَّ اَکثَرَ النّاسِ لا یَعلَمون ٢٨ ۔ (پ22ع9) ''انبیاءؑ سابقین کی طرح ہم نے آپ ﷺ کو کسی خاص قوم ملک وزمان کے لئے نہیں بھیجا مگر تا قیام قیامت تمام لوگوں کے لئے بشیر و نزیر کرکے بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے'' اور ہُوَ الَّذی بَعَثَ فِی الاُمِّیّٖنَ رَسولًا مِنہُم یَتلوا عَلَیہِم ءایٰتِہٖ وَیُزَکّیہِم وَیُعَلِّمُہُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَاِن کانوا مِن قَبلُ لَفی ضَلٰلٍ مُبینٍ ٢ وَءاخَرینَ مِنہُم لَمّا یَلحَقوا بِہِم وَہُوَ العَزیزُ الحَکیمُ ٣ ۔ (پ28ع11) آیت وآخرین منھم سے اور آیات سابقہ سے تا قیام قیامت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ثابت ہے۔ اور اسی قرآن سے تبلیغ ہے۔ اور آپ ہی قرآن کے مبین ہیں۔ کما تقدم اور آپ کا بیان آپ کے بعد آپ ﷺ کی احادیث کے ذریعے سے ہے۔ اور اس کے مبلغ و عامل سوا علماء کے اور کوئی ہے ہی نہیں۔ بلکہ ان کے سوا سب جاہل ہیں۔ پروفیسر ہوں یا ور کوئی وہ سبب جہالت از قرآن تبلیغ کے قابل نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ علماء ربانی کو اللہ تعالیٰ نے خداترس بتایا۔ اور انھیں کے زریعے قرآن کی تبلیغ کرانے کا ذمہ لیا۔ کما تقدم تقریرہ تو اب مودودی صاحب کا ان علماء ربانی کو اسلام کے درہم برہم کرنے والے بتانا قرآن کی تکذیب ہے۔ اور مودودی نے کسی کا استثناء نہیں کیا۔ ہمارے علماء میں اضافت استغفراقی ہے۔ اور ہاں جب قرآن کے الفاظ کے سوا مودودی کے نزدیک دنیا میں کوئی کتاب اسلام کے اصول و فروع کے لئے کارآمد نہیں۔ اور تمام علمائے اسلام اسلام کے درہم برہم کرنے والے ٹھرے۔ تو پھر مودودی صاحب کو اسلام اور قرآن اور اس کے معانی کس کے زریعہ پہنچے۔ کیا شکم مادر سے لے کر آئے تھے۔ تو پھر سالہا سال برطانیہ کے سکولوں میں کیوں پڑھتے رہے۔ وہ بھی انگریزی خصوصا انگریزوں سے کیا پڑھنے کی ضرورت تھی۔ یا کیا نبوت کا دعوی یا خیال ہے۔ خدا خیر کرے۔ باتیں تو آپ کی اسی قسم کی ہیں۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اور ہاں پھر مودودی زہرہ علماء میں ہیں۔ یا جہلا میں یعنی جائل از علم قرآنا گر علماء میں تو پھر آپ بھی دین بگاڑ دیئے۔ اور آپ کے پیرو آپ کے ساتھ اور اگر علماء سے خارج تو جہلا کی باتیں بھی جہالت و گمراہی ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں جس کو فرشتہ کہتے ہیں۔ وہ تقریبا وہی چیز ہے جس کو یونان و رہندوستان میں دیوی دیوتا قرار دیا ہے۔ انتھیٰ۔ تجدید احیاء دین ص 10 ہندوستان میں دیوتا سورج۔ سورج۔ چاند۔ ابر۔ بادل۔ پانی۔ ہوا۔ آگ۔ آدمی مرد ہو تو دیوتا۔ اور عورت ہو و دیوی قرار دیا گیا ہے۔ مہاتما بدھ کو دیوتا۔ اور راجہ چندر گمپت کی رانی لکشمی کو دیوی قرار دیا گیا ہے۔ متھرا شہروں کے مندروں عمارتوں کو دیوتاؤں نے بنایا تھا۔ سومنات کے مندر میں چاند دیوتا کا بت تھا۔ تاریخ ہندوپاکستان پہلا حصہ۔

اللہ اللہ یہ کتنی بڑی قرآن کی مخالفت یا تحریف ہے۔ کہ ملک کا ترجمہ فرشتہ ہے۔ جس کا زکر قرآن شریف میں اول سے آخر تک بکثرت آیا ہے۔

وَاِذ قالَ رَبُّکَ لِلمَلٰئِکَۃِ اِنّی جاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلیفَۃً اور مَن کانَ عَدُوًّا لِلّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجِبریلَ وَمیکٰلَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِلکٰفِرینَ ٩٨ ۔ (پ1ع4)۔ لَیسَ البِرَّ اَن تُوَلّوا وُجوہَکُم قِبَلَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ وَلٰکِنَّ البِرَّ مَن ءامَنَ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الءاخِرِ وَالمَلٰئِکَۃِ وَالکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَءاتَی المالَ عَلیٰ حُبِّہٖ ذَوِی القُربیٰ وَالیَتٰمیٰ وَالمَسٰکینَ وَابنَ السَّبیلِ وَالسّائِلینَ وَفِی الرِّقابِ وَاَقامَ الصَّلوٰۃَ وَءاتَی الزَّکوٰۃَ وَالموفونَ بِعَہدِہِم اِذا عٰہَدوا وَالصّٰبِرینَ فِی البَاساءِ وَالضَّرّاءِ وَحینَ البَاسِ اُولٰئِکَ الَّذینَ صَدَقوا وَاُولٰئِکَ ہُمُ المُتَّقونَ ١٧٧ ۔ (پ1ع12)۔ ءامَنَ الرَّسولُ بِما اُنزِلَ اِلَیہِ مِن رَبِّہٖ وَالمُؤمِنونَ کُلٌّ ءامَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ (پ2ع6)۔ وَتَرَی المَلٰئِکَۃَ حافّینَ مِن حَولِ العَرشِ یُسَبِّحونَ بِحَمدِ رَبِّہِم (پ3ع8) ۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرقًا ١ وَالنّٰشِطٰتِ نَشطًا ٢ وَالسّٰبِحٰتِ سَبحًا ٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبقًا ٤ فَالمُدَبِّرٰتِ اَمرًا ٥ ۔ (پ30ع2) ملائکہ یا فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ جو سورج بادل۔ چاند۔ ہوا۔ آگ انسانوں جنوں وغیرہ سے جدا ہے۔ (جن کی پیدائش نور سے ہے۔ حدیث صحیح مسلم) مودودی صاحب نے بدھ اور لکشمی رانی۔ چندر گپت کی زوجہ کو بھی فرشتوں میں شمار کیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض ہندووں نے ہنومان بندر کو بھی دیوتا مانا ہے۔ پھر کیا یہ قرآن یا شریعت کی تحریف نہیں تو اور کیا ہے۔ ملائکہ یا فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کلام کرنا فرشتوں پر ایمان لانا۔ اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندے ہونا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بعض بعض کاموں پر مقرر کر رکھا ہے۔ اور ان کاموں کو سرانجام دیتے ہیں۔ جنت دوزخ پر مقرر ہیں۔ ان کا حاملان عرش الرحمان ہونا ثابت ہے۔ وہ آسمانوں پر بھی ہیں زمین پر بھی وہ نہ جن میں نہ انسان۔ ان میں انسانی خواہشات اکل شرب۔ جماع وغیرہ کی خواہش نہیں۔ ہاں کفار کا خیال تھا کہ وہ بنات اللہ ہیں۔ معاذاللہ۔ اللہ کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ مودودی صاحب نے انھیں کو دیوی قرار دیا ہے۔ تو یہ ان کی تقلید ہے۔ ہاں آپ کے نزدیک متھرا کے پجاری بھی فرشتے ہیں۔ معاذاللہ یہ قرآن کی مخالفت ہے۔ تحریف ہے۔ ہاں ہاں پروفیسر ایسے ی قرآن کی تفسیر کرنی جانتے ہیں۔ جب ہی تو آپ نے فتویٰ دیا ہے۔ کہ قرآن کے لئے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں۔ ایک پروفیسر انگریزی دان کافی ہے۔ جامع ترمذی میں حدیث ہے۔ من قال فی القران برام فلیتبوا مقعدہ من النار (مشکواۃ ص 35) جو بلاوساطت رسول اللہ ﷺ صرف اپنی عقل سے غلط شلط قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتا ہے۔ ایک اور حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عالم ربانی مرجایئں گے۔ تو لوگ قرآن سے بے بہروں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ پھر وہ لوگ ان سے فتویٰ پوچھیں گے۔ وہ فتویٰ دیں گے۔ پھر وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (متفق علیہ مشکواۃ۔ ص 33 جلد نمبر 1) دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا۔ اذا وسل الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ (صحیح بخاری۔ مشکواۃ۔ ج 2 ص 469) یہ آثار قیامت میں سے ہے۔ سائل صاحب آپ نے دریافت کیا ہے۔ کہ ہم کو لٹریچر مذکور حوالے ہم کو بلاتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ تو جواب یہ ہے کہ تحقیق مذکور سے حق وضح ہوگیا ہے۔ کہ لٹریچر مذکور غلط سے باطل ہے۔ ان میں داخل ہونا دوزخ میں دیدہ دانستہ داخل ہونا ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد آخر میں ایسے لوگ ہوں گے۔ جو میری سنت کو چھوڑ کر اپنا الگ مسلک ایجاد کریں گے۔ اور وہ دوزخ کی طرف لوگوں کو بلایئں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا۔ ان کی بات مانے گا (اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔'' (متفق علیہ۔ مشکواۃ ص 461 ج 2

مرادما نصیحت بود کردیم   حوالت با خدا کردیم ورفتیم

اندکے با تو بگفتم وبدل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

(راقم ابو سعید شرف الدین دہلوی)

(۔اس رسالہ یعنی ''خطاب مودودی'' کے ساتھ رسالہ جماعت اسلامی کا پس منظر بھی سنا دیا کیجئے۔ (راز1

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص316-334

محدث فتویٰ